بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم دوشنبہ

قیمت فی پرچہ ۔ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳ صلح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۔ ۳ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ــ۰ ربوہ ۲ جنوری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"پچھلے دنوں گردوں میں انفیکشن زیادہ ہو گئی تھی کل سے پھر اس سلسلہ میں دوائی شروع کی ہے جس کی وجہ سے کچھ ضعف ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

ــ۰ ربوہ ۲ جنوری ۔ مبلغ گیمبیا مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی گیمبیا میں کئی سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۲ جنوری بروز سوموار بوقت شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں ۔ احباب جماعت بروقت اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کے استقبال میں شریک ہوں

(وکالت تبشیر ربوہ)

ــ۰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ایسٹیج کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں ۔ وہ اپنی درخواست معہ جلسہ کو الف درجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت ۱۰ جنوری تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں ۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ــ۰ میرا بیٹا بشیر احمد خاں ماسٹر وارنٹ آفیسر ایئر فورس راولپنڈی سی ایم ایچ ہسپتال میں بسلسلہ علاج منتقل ہوا ہے ۔ بہت کمزور ہو گیا ہے ۔ بیماری کی ابھی پوری تشخیص نہیں ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ۔ احباب سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رحمت خان سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور)

ــ۰ محترم حکیم عبد الرحمٰن صاحب خاکی آف راولپنڈی انفلوئنزا کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں ۔ وہ اپنی بحالی صحت کے لئے بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

(ملک بشارت احمد ربوہ)

ــ۰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپیہ کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے

تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہیئے

"کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بے کار چھوڑتا ہے ۔ ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ۔ ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے ۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہیئے ۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئے ہوں ۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں ۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے ۔ اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا ۔ ہر روز دیکھنا چاہیئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں ۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے ۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں ۔ جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے ۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں ۔ چاہیئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزے دار کر لو ۔ ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو ۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو ۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے ۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے ۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا ۔ یہ دین کو درست کرتی ہے ۔ اخلاق کو درست کرتی ہے ۔ دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۰ ، ۳۷۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۶۷ء

مغربی تہذیب اور دین

۵

پاکستان ٹائمز میں "ایڈیٹر کے نام خطوط" کے کالم میں یہ بحث چل رہی ہے کہ موجودہ حالات میں آیا مسلمانوں کو دین سے الگ ہو کر سائنس کا مطالعہ کرنا چاہیئے یا دین کے ساتھ۔ ایک صاحب کا ادعا ہے کہ سائنٹفک سپرٹ کو دین سے الگ رہ کر اپنانا چاہیئے چونکہ مغرب نے ازمنہ وسطیٰ میں احیائے علوم کے دور سے یہی طریق اختیار کیا ہوا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں مغرب مذہب سے الگ رہ کر لادینی طریق سے سائنس کی ترقی دینے میں مصروف ہو گیا ہے۔ اور اس نے بے حد یکطرفہ ترقی کی ہے۔ اس لئے موجودہ مسلمان تعلیم یافتہ طبقہ بھی اسی انداز سے سوچتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ مذہب سے الگ رکھ کر سائنس کا مطالعہ زیادہ مفید ہوگا۔ اس طرح تاریخی لحاظ سے جہاں تک سائنس کی یکطرفہ ترقی کا سوال ہے۔ تجربۃً یہ بات مرغوب ضرور معلوم ہوتی ہے۔ تاہم یہ صحیح نظریہ نہیں ہے۔

مغرب نے ایک وقت میں مذہب اور سائنس کو ایک دوسرے کے متقابل حریفانہ طور پر اس لئے رکھ دیا تھا کہ عیسائیت کے اصول عرصہ جس سے اس وقت کا مغرب آشنا تھا سراسر غیر معقول تھے۔ مثلاً کفارہ وغیرہ۔ اس لئے ان کو سائنس میں ترقی کے لئے غیر دینی طریق اختیار کرنا پڑا۔ اور انہوں نے ایسی بات کو ماننے سے انکار کر دیا جو وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے آزما نہ سکیں۔ یعنی غیب کے حقائق کو انہوں نے اپنے موضوعات سے ہی خارج کر دیا۔ تاہم وہ معاشرہ کے اخلاق کے سوال کو چھوڑ نہیں سکتے تھے۔ اس کے لئے بھی انہوں نے غیر دینی فلسفہ کی بنیاد رکھی۔ جس کے نتیجہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ مغربی فلسفہ رونما ہوا ہے۔ جس کا غیب سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اخلاق کی قدیم اقدار انتشار کا شکار ہو گئی ہیں اور آزادی خیال تمام اخلاقی بندھنوں کو توڑ کر اس حالت کو پہنچی ہے کہ مغرب میں اب بعض عورتیں بالکل عریانی اختیار کر رہی ہیں۔

موجودہ مغربی مادیاتی فلسفہ کے پاس اس عریانی کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔ سوائے اس کے کہ اس سے معاشرہ میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ مگر مادی نقطۂ نظر سے یہ کوئی دلیل نہیں سمجھی جا سکتی۔ کیونکہ مادی نقطۂ نظر سے معاشرہ ایک فکشن کے سوا کچھ نہیں۔ الغرض اس وقت جو آزادی کا نظریہ پنپ رہا ہے۔ اس کی بنیاد سراسر مادہ پرستی پر ہے۔ اور مادہ پرستی مذہب کو سائنس پر قربان کرنے کا نتیجہ ہے۔ مغرب میں یہ اس لئے ہوا کہ مغرب سوائے موجودہ عیسائیت کے غیر معقول مذہبی اصولوں کے کسی اور مذہب سے آشنا نہیں تھا۔ جو در اصل بت پرستی کی ہی ایک شاخ ہے۔ اور توہمات کا پلندہ ہے۔

مغرب میں احیائے علوم کا واقعہ جو رونما ہوا تھا۔ وہ اسلام کے ساتھ اس کے ٹکراؤ سے ہی ظہور میں آیا تھا۔ مگر پادریوں نے اسلام کے خلاف کچھ ایسا جال بچھایا کہ مغرب اسلام کے اصولوں سے پوری طرح آشنا نہ ہو سکا۔ اور حالات کے تقاضہ سے اس کے سائنسدان اور فلسفی آزاد فکر کی رو میں اس طرح بہہ گئے کہ ان کو تھامنا ناممکن ہو گیا۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی فلسفی اور سائنسدان اس یکطرفہ ترقی کے نتائج سے گھبرا گئے ہیں۔ اور ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ سائنٹفک فلسفہ پوری زندگی کے مسائل حل نہیں کر سکتا۔ وہ ایک خلا محسوس کر رہے ہیں۔ اور یہ خلا صرف حقیقی مذہب ہی پُر کر سکتا ہے۔ یہ حقیقی مذہب وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

اسلام ایک سراسر علمی دین ہے اور سائنس سے نہ صرف یہ کہ ٹکراتا نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا تو یہ ہے کہ یہی صرف نہیں بلکہ وہ سائنس میں ترقی کی تاکید کرتا ہے اور کائنات پر غور و فکر پر زور دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک مذہب کے پورے ادراک کے لئے کائنات کے حقائق کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ اس کے نزدیک خدا کے کلام اور خدا کے فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر سید احمد مرحوم کے خیالات پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے۔ اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔" (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۵)

الغرض اس زمانے کے لوگ خاص کر تعلیم یافتہ طبقہ جس میں مسلمان بھی شامل ہیں اللہ کے وجود کے منکر ہیں۔ خواہ وہ یہ باتیں مانیں یا نہ مانیں اور خواہ وہ اس کو ظاہر کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ اس بات کا نتیجہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے بے پروا ہو گئے ہیں۔ اور اخلاق کے بندھنوں سے آزاد ہوتے جا رہے ہیں۔ بنیادی بیماری یہی ہے جس کا علاج کئے بغیر نہ تو اسلام کا موجودہ حالات پر کنٹرول قائم ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ مفروضہ سطحیت دور ہو سکتی ہے۔ جس کی موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے خلاف شکایت پیدا ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی تشخیص کی ہے۔ اور اسی تشخیص کے مطابق علاج بھی پیش کیا ہے۔ اور وہ علاج یہی ہے کہ ذات باری تعالیٰ کا ایسا تجربہ اور مشاہدہ کرایا جائے۔ کہ جس سے موجودہ سائنسی ذہنیت انکار نہ کر سکے۔

حدیث النبی ﷺ

فلیتحرھا فی السبع الاواخر

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجالاً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ کو لیلۃ القدر رمضان کے آخری ہفتہ میں خواب میں دکھائی گئی۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے خوابوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ آخری ہفتہ میں متفق ہو گئے ہیں۔ پس جو کوئی لیلۃ القدر کا متلاشی ہو وہ اس کو اخیر ہفتہ میں تلاش کرے۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلۃ وایقظ اھلہ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا اخیر عشرہ آتا ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ازار مضبوط باندھ لیتے اور شب بیداری کرتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

(بخاری باب فضل لیلۃ القدر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

دس عمومی خامیاں جن کا ترک لازمی ہے

رمضان المبارک میں ان کو چھوڑنے کا عزم کریں

"زبان کا بے احتیاط اور بُرا استعمال" بھی ایک عمومی خرابی ہے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہ نعمتیں اس قدر ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اتنی بیش قیمت ہیں کہ ان کا اندازہ ممکن نہیں۔ ان عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت انسان کی زبان ہے۔ زبان کے ذریعہ انسان اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتا ہے اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ قابلِ دریافت باتیں دریافت کرتا ہے۔ بولنے کے علاوہ زبان چکھنے وغیرہ کے دوسرے کاموں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسان دوسرے حیوانات کے مقابلہ میں زبان کے ذریعہ ہی ممتاز ہے اسی لئے اہلِ منطق نے انسان کی تعریف ہی حَیوانٌ نَاطِقٌ کے الفاظ سے کی ہے۔ قوت گویائی اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانوں میں سے بہت بڑا احسان ہے۔

زبان کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کو دین و دنیا کی مفید باتیں بتاتا ہے علوم سکھاتا ہے۔ محبت بھری باتوں کے ذریعہ دوسروں کے لئے مسرّت وشادمانی کے سامان کرتا ہے۔ اچھی باتیں اپنے نیک اثرات چھوڑتی ہیں۔ وعظ و نصیحت کے لئے زبان استعمال ہوتی ہے اور اس طرح بہت سے انسانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ غرض زبان کے ہزاروں بلکہ ان گنت فائدے ہیں۔ جس شخص کی زبان چھنی ہو۔ گونگا ہو یا اس کی زبان میں لکنت ہو اسے دیکھ کر انسان اپنی زبان کی قدر کا احساس کرتا ہے۔ زبان کے فوائد کے پیشِ نظر زبان انسان کا طرۂ امتیاز قرار پاتی ہے۔

زبان کا استعمال مفید بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے مگر اس کا مضر اور دل آزار استعمال بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اس لئے اسلام نے جو دینِ فطرت ہے زبان کے بُرے استعمال سے سختی سے روکا ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی ایک بڑی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس کی زبان سے کسی شخص کو آزار نہ پہنچے۔ پھر اسلام نے زبان کے ہر بُرے استعمال پر پابندی عائد کر دی ہے۔ زبان کے بُرے استعمال موٹے موٹے حسبِ ذیل ہیں:-

۱- زبان کے ذریعہ انسان گالی دیکر دوسرے کے دل کو دکھاتا ہے۔

۲- زبان کے ذریعہ انسان جھوٹ بول کر دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے یا خود ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

۳- زبان کے ذریعہ غلط اور جھوٹے عقائد کی اشاعت کر کے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم سے بہکاتا ہے۔

۴- زبان کے ذریعہ دوسروں پر اتہام لگا کر ان کی دل آزاری کرتا ہے اور اشاعتِ فاحشہ کا مجرم بنتا ہے۔

۵- زبان کے ذریعہ افواہوں کو پھیلا کر معاشرہ کی بنیادوں کو کھوکھلا کرتا ہے نظامِ حکومت یا نظامِ جماعت کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۶- زبان کے ذریعہ جھوٹی شہادت دے کر دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے۔

۷- زبان کے ذریعہ جھوٹی قسم کھا کر غلط اثر پیدا کر کے نقصان اور خرابی پیدا کرتا ہے۔

۸- زبان کے ذریعہ بچوں کو ناجائز طور پر جھڑک کر خوفزدہ کرتا ہے اور مستحق سائلوں کو دھتکار کر اللہ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔

۹- زبان کے ذریعہ چاپلوسی اور اپنی پالیسی کی غلط تعریف کر کے اخلاقی گراوٹ کا مرتکب ہوتا ہے اور ناجائز مادی فوائد حاصل کرتا ہے۔

۱۰- سُنی سُنائی باتوں کو زبان کے ذریعہ پھیلا کر اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتا ہے۔ دوسروں کی غیبت کے باعث خدا کا مجرم قرار پاتا ہے۔ غیبت اسلام میں اتنا بڑا جُرم ہے کہ قرآنِ مجید نے اسے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا قرار دیا ہے اور احادیثِ نبویہ میں اسے انتہائی کبیرہ گناہ ٹھہرایا گیا ہے۔ سُنی سُنائی بات کو یونہی دہراتے رہنا بھی ایک بہت بڑی بُرائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ ہر سُنی ہوئی بات کو دہراتے رہنے سے انسان کے جھوٹا قرار پانے کے لئے کافی ہے۔

یہ موٹی موٹی دس خرابیاں ہیں جو بطور مثال بیان کی گئی ہیں مگر زبان کے بُرے استعمال کے صدہا طریقے ہیں۔ زبان سے ہی تعلقاتِ اخوّت و محبت ترقی پذیر ہوتے ہیں اور زبان سے ہی تعلقات بگڑتے ہیں۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنی زبان اور اپنی شہوت کی ذمہ داری لے لے اور اسے ناجائز استعمال نہ کرے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں۔ روزہ داروں کے بارے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ اور اس کے متعلقات سے پرہیز نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کو اپنے نفس اور اپنی زبان پر ایسا ضبط ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی دوسرا شخص اسے گالی بھی دے اور جھگڑا شروع کرنا چاہے تو روزہ دار کو یہ کہہ کر وہاں سے ہٹ جانا چاہیئے کہ بھائی میں روزہ دار ہوں۔ غرض رمضان المبارک کے روزے زبان کو قابو میں رکھنے کی ایک اعلیٰ درجہ کی مشق ہے۔ روزہ مومن کو سبق دیتا ہے کہ زبان کو اس کے ہر بُرے استعمال سے بچاؤ۔ اور زبان کو ہر اچھے کام کے لئے استعمال کرو۔ ہمیں چاہیئے کہ زبان کی ہر خرابی سے بچیں اور زبان کو ہر طرح سے محفوظ رکھیں۔ زبان کا بُرا استعمال جس کی بطور مثال دس صورتیں اجمالاً میں نے ذکر کی ہیں معاشرہ کے لئے زہر کا حکم رکھتا ہے۔ بعض لوگ زبان کے استعمال میں بے احتیاطی کے عادی ہوتے ہیں جس کا انہیں دینی اور دُنیوی طور پر سخت نقصان پہنچتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے هَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی جَهَنَّمَ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ کہ زبان کے بُرے استعمال سے انسان جہنم میں جا گرتا ہے۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے ؎

جراحاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِئَامٌ
وَلَا یَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

کہ نیزوں کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں لیکن زبان کے زخموں کا اندمال نہیں ہوتا۔

جماعتِ احمدیہ ایک مامور کی جماعت ہے اور اس وقت ابتدائی دَور میں ہے۔ اس کے افراد میں باہمی محبت و الفت اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اسلئے تمام احباب کا فرض ہے کہ رمضان المبارک کے اس سبق کو پلّے باندھ لیں کہ زبانوں کو محفوظ رکھیں اور کسی ایسے طریق سے زبان کا استعمال نہ کریں جو دوسروں کے لئے اذیت کا موجب ہو تعلقات کو خراب کرنے والا ہو۔ بلکہ چاہیئے کہ شیریں زبانی اور صداقت شعاری کے ساتھ ہم اپنوں اور بیگانوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔

آمین

خاکسار

ابو العطاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت والد ماجد محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی یاد میں

(محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ)

۵ سال کا عرصہ ہوگیا کہ ۲۱ رمضان ۱۳۸۰ھ کو پیارے والد صاحب ہم سب کو چھوڑ کر اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں و برکتیں اس پاک ہستی پر ہوں۔ ان کے درجات بلند سے بلند تر قیامت تک ہوتے رہیں۔ آمین۔

مَیں حضرت والد صاحب کی یاد دلا کر اس ماہِ مبارک میں اپنے تمام بھائی بہنوں اور خصوصاً خاندانِ مبارک کی خدمت میں حضرت والد صاحب بزرگوار کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں اور ان کی تمام اولاد کے لئے بھی کہ وہ ان کے نیک نمونہ پر چل کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔

گو والد صاحب مرحوم بچپن سے بہت نیک طبع اور خدا سے ڈرنے والے انسان تھے۔ مگر احمدیت کی سچائی کو پہچاننے میں کافی محنت اور کوشش انہیں کرنی پڑی۔ مسلسل ۶ ماہ تک دعائیں اور روزے رکھ کر خدا تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتے رہے۔ پہلے ان کا یہی خیال تھا کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اب کسی اور کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر حق ظاہر کیا اور آپ نے فوراً بیعت کرلی۔ الحمد للہ۔ محترم والدین کی بدولت ہمیں بھی احمدیت کی دولت مفت میں مل گئی۔ اب اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے والی اولاد بنائے اور حقیقی مسلمان و احمدی بن کر اللہ تعالیٰ کے فضل کی وارث بنائے۔ آمین۔

احمدیت سے قبل والد صاحب آغاخانی تھے اس لئے نماز و دیگر اسلامی ارکان کی ادائیگی میں آغاخانی دستور کے پابند تھے چونکہ آغاخان نے پردہ کرنے کی مخالفت کردی تھی لہٰذا اس معاملے میں ڈھیل تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہر ایک بلکہ چھوٹے چھوٹے اسلامی حکم کی پابندی بھی شروع کی۔ والدہ صاحبہ محترمہ جنہوں نے پہلے کبھی برقع نہ پہنا تھا پابندی سے پردہ کرنے لگیں۔ اسی طرح نماز جو صرف جمعہ عیدین پر پڑھی جاتی تھی اب نہ صرف ۵ وقت روزانہ بلکہ صبح کی اشراق کی اور رات کی تہجد باقاعدگی سے شروع ہوگئی۔ تمام خاندان کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کا خیال ہمیشہ رہا۔

روزے کی ادائیگی بھی آغاخانی جماعت میں ممنوع تھی۔ احمدی ہونے کے بعد والد صاحب نے نہ صرف ماہ رمضان میں بلکہ شوال کے چھ اور پھر محرم کے دس روزے اور ہر ماہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو برابر روزے رکھنا شروع کر دئے۔ حج کے فریضہ کی طرف بھی فوراً توجہ ہوئی۔ اپنا تمام کاروبار اپنے بھائیوں کے سپرد فرما کر محترمہ والدہ صاحبہ اور میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کو جن کی عمر تقریباً ۴ سال تھی ساتھ لے کر حج کے لئے جس کے پورا کرنے میں کئی مہینے صرف ہوتے تھے روانہ ہوگئے اور حج کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ۔ زکوٰۃ بھی اپنی طرف سے اور تمام خاندان کے افراد کے ساتھ برابر ادا کرتے رہے۔ غرض ایک آغاخانی فرد ہونے کے لحاظ سے احمدیت سے قبل آپ تمام اسلامی ارکان سے ناآشنا تھے مگر احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کی زندگی میں صحیح معنوں میں انقلاب آگیا۔ اور آپ اسلام کے تمام فرائض مرتے دم تک بجا لانے میں مصروف رہے۔

احمدیت کے ذریعہ سے ہی آپ کو یہ احساس ہوا کہ اسلام کو مالی اور قلمی خدمت کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اس غرض کے لئے اپنی آمد نی کا بیشتر حصہ چندوں اور دینی مصارف واشاعتِ لٹریچر کے علاوہ صدقات پر خرچ کرتے وہ خود بھی دن رات تبلیغی ٹریکٹ اردو انگریزی اور گجراتی زبان میں لکھ کر لوگوں کو مفت پیش کرتے رہتے۔ اس طرح دنیا کے تمام کناروں تک بذریعہ ڈاک آپ احمدیت کا لٹریچر بھیجتے رہے۔ اس کام کے لئے روپیہ اور وقت کے علاوہ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ یکسوئی حاصل ہو۔ اور گھر بار کے بکھیڑوں کی طرف سے اطمینان ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کرتے کہ ہماری والدہ صاحبہ جیسی رفیقہ حیات اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے جن کی وجہ سے ان کو گھر کے معاملات میں کبھی دخل اندازی کی ضرورت نہ پڑتی۔ شادی بیاہ۔ بیماری وغیرہ کے علاوہ روزانہ مہمان نوازی کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ مہمانوں کی بڑی عزت کرتے اور ان کے آرام کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ کے گھر میں کئی کئی ماہ تک مہمان ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے والدین اس کو بڑی برکت کا موجب سمجھتے تھے۔

اس کے علاوہ کئی غرباء اور طلباء کے اخراجات بھی آپ اپنے ذمہ لیتے تھے۔ جو غریب اور فقیر مکان پر آتے ان کیلئے روزانہ پیسے نکال کر الگ رکھ لیتے اور ہر ایک کے حسب حال دیتے۔ ہاں ایک اور سنّت پر محترم والد صاحب عمل کرتے رہے۔ وہ یہ کہ ہر جمعہ کے دن پابندی کے ساتھ قبرستان جا کر اپنے عزیزوں کے لئے دعا فرماتے۔ اور وہاں پر بھی غریب فقیر جو آپ کے منتظر ہوتے سب کی جھولیاں بھرتے۔ یہ عمل بھی آخر عمر تک جاری رہا جبکہ آپ ضعیفی کی وجہ سے مشکل سے چل پھر سکتے تھے۔

وضو نہ صرف پانچ بار کرتے بلکہ دن رات ہر لحظہ باوضو رہتے۔ ذکرِ الٰہی سے آپ کی زبان ہمیشہ تر رہی۔ نماز تراویح کے بعد رمضان میں ہم سب تو بستر کا رُخ کرتے مگر وہ پاک نفس پھر وضو کرکے نوافل ادا کرتے اور اسکے بعد تسبیح اور ذکرِ خفی میں مصروف ہو جاتے جہاں تک ہو سکا پیارے والد صاحب نے اس دنیا میں اپنے آپ کو آرام نہ دیا اور نفس کو قابو میں رکھا۔ اس دنیا کو دار العمل اور آخرت کو ہی آرام کی جگہ تصور کیا۔ آہ۔ مَیں آپ کی کن کن نیکیوں کو یاد کروں۔ اے میرے پیارے مولا تو ان کے تمام گناہوں کو معاف فرما اور تو ان کی تمام نیکیوں کو قبول فرما۔ ان کی تمام دعائیں جو اسلام احمدیت اپنے خاندان اور اپنے لئے تھیں اپنے فضل سے قبول فرما۔ تو ان سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ان کو بہشت کے اعلےٰ سے اعلےٰ مقام دے۔ اپنے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم و اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام اور پیارے خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرب نصیب فرما۔ آمین یا اللہ آمین۔

آخر میں مَیں پھر نہایت عاجزانہ طور پر تمام بھائیوں اور بہنوں و بزرگوں سے التجا کرتی ہوں کہ پیارے والد صاحب محترم کی بلندی درجات کے لئے اور خداوند کریم کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہر دم ان پر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہماری والدہ صاحبہ محترمہ کی صحت والی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صبر کا بہترین اجر دے۔ تمام اولاد کی طرف سے غم و پریشانی دُور فرمائے خصوصاً میری پیاری بہن ہاجرہ کے لئے۔ کیونکہ مجھے آخری خط سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کی صحت زیادہ خراب ہوگئی ہے اور وہ بالکل چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی ہیں۔ اتنی تکلیف میں بھی وہ نماز و قرآن کی پابند ہیں مگر بیماری نے اس کے لئے زندگی نہایت دشوار بنادی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نیک والدین کے صدقہ میں پیاری بہن کو شفا دے اور اس کی زندگی آسان و خوشگوار بنادے۔ آمین۔

اسی طرح میری بھتیجی عزیزہ مبارکہ کی حالت بھی والدین کے لئے تکلیف اور غم کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرمائے اور اپنا رحم و فضل فرمائے کہ ہم کمزور بندے ہیں۔

(جزاکم اللہ احسن الجزاء)

طالبۂ دعا

زینب حسن (بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ)

۲۲ بیلی روڈ۔ ڈھاکہ

۱۳۔ رمضان المبارک

تشحیذ الاذہان کا تازہ شمارہ

احمدی بچّوں کے رسالہ تشحیذ کا جنوری ۱۹۶۷ء کا شمارہ خریداران کو بھجوایا جاچکا ہے ۵ جنوری تک جنہیں پرچہ نہ ملے وہ مینیجر کو اطلاع دیں۔

رسالہ تشحیذ بچّوں کی تربیت کے لئے بہت مفید ہے اور دلچسپ اس قدر کہ بچّوں کے علاوہ بڑے بھی اسے بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ سالانہ قیمت صرف پانچ روپے ہے۔ بچّوں والے ہر احمدی گھرانے کو یہ رسالہ ضرور منگوانا چاہیئے۔

مینیجر

تشحیذ الاذہان۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی تربیت — اور — دورِ حاضرہ

مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم اے — ملتان

موجودہ زمانہ میں انسان فضا میں اڑ رہا ہے ستاروں پر کمند ڈال رہا ہے۔ محیر العقول قوتوں کو مسخر کر رہا ہے۔ لیکن اولاد کی تربیت کرنے میں وہ بالکل ناکام ہو رہا ہے۔ نئی نسل کی بے راہ روی کی شکایات زبان زد عام ہے مذہب سے بیگانگت اور اخلاق حسنہ کا روز افزوں انحطاط کچھ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ بچے مادر پدر آزاد ہو رہے ہیں۔ والدین کی خدمت قصہ پارینہ ہو چکی ہے۔ ایک باپ دس بچوں کو پال سکتا ہے لیکن دس بچے ایک باپ کی پرورش نہیں کر سکتے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ بدیہی بات ہے کہ یہ سب ہمارا اپنا قصور ہے بچہ تو "لوح سادہ بر ہر نقش آمادہ" کا مصداق ہے۔ اس کا ماحول اسے جس سانچے میں چاہے ڈھال سکتا ہے۔ بچے کی سب سے پہلی درس گاہ گھر ہے۔ دنیا کا کوئی سکول۔ کوئی کالج اور کوئی یونیورسٹی بچے کو انسانیت کی وہ تعلیم نہیں دے سکتی جو اسے اس کا گھر دے سکتا ہے۔ جس گھر میں سب چھوٹے بڑے گالیاں بکنے کے عادی ہوں وہاں بچے سے یہ توقع رکھنا کہ وہ گالی نہ دے محض خوش فہمی ہے۔ بچہ تو فطرتاً نقال ہے۔ جو کچھ ہم لوگ اسکے سامنے کریں گے وہ وہی کرے گا۔ گھر کے افراد جھوٹ بولتے ہوں تو بچے سے یہ توقع کیسے کی جا سکتی ہے کہ وہ سچ بولا کرے۔ بچے کی تعلیم اسکی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے اس کے کان میں اذان دینے کا حکم دیا ہے حالانکہ اس وقت وہ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ پھر ماں کی گود، گھر کی فضا، ہمسائے، گلی بازار، دوست احباب سب اس کی درس گاہیں ہیں۔ جب بچہ ہر طرف جھوٹ فریب مکر و ریا اور مختلف قسم کے شیطانی افعال دیکھتا ہے تو روحانی صفات اکس طرح سیکھ سکتا ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ اسے اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اسکے لئے بہترین ماحول پیدا کریں۔ اس بات کی نگرانی کریں کہ وہ کس قسم کے بچوں سے ملتا ہے اور کس قسم کی کتابیں پڑھتا ہے۔ ایک بڑا آدمی ایک گھر کو خراب کرتا ہے۔ بُرا مدرس مدرسے کو تباہ کرتا ہے۔ لیکن بری کتاب قوم کا بیڑا غرق کر دیتی ہے۔ بچے کو نامناسب ماحول میں رکھنا اور اس سے اچھے اخلاق کی امید کرنا وہی بات ہے کہ ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

بچے کے اخلاق و عادات اسکے والدین کے اخلاق کی عکاسی کرتے ہیں۔

ایک دفعہ یہاں ایف۔اے کا امتحان ہو رہا تھا۔ میں ایک سنٹر میں سپرنٹنڈنٹ تھا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ایک بڑے لڑکے کو پکڑ کر میرے پاس لائے اور ایک کاغذ مجھے دیا کہ اس لڑکے نے اس ورق سے تین سوال نقل کئے ہیں۔ اسکے بعد اس نے یہ کاغذ ایک دوسرے لڑکے کو دینے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا نقل کرنے والے لڑکے کی تلاشی لی گئی تو اسکے پاس اور بھی بہت سے کاغذات پائے گئے۔ اسے ہال سے باہر نکال دیا گیا۔ دوسرے لڑکے سے پوچھا گیا کہ تمہیں حل شدہ سوال مل رہے تھے۔ تم نے کیوں نہ لئے؟ اس نے کہا "میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے میرے کان میں یہی آواز پڑی ہے کہ چوری اور جھوٹ بدترین کام ہیں۔ اسلئے ایسے موقعہ پر میرے ہاتھ پاؤں خود ہی کانپنے لگتے ہیں۔ اور میں ایسا کام کر ہی نہیں سکتا مجھے معلوم ہے کہ انجینئرنگ کالج میں داخلہ لینے کے لئے اچھے نمبروں کی ضرورت ہے لیکن میں مجبور ہوں" بچے کے ان الفاظ نے مجھ پر جو اثر کیا اس کا اندازہ آپ خود ہی لگا سکتے ہیں۔ بیان نہیں ہو سکتا۔ میں اکثر سوچتا رہتا کہ ہمارے گھروں میں کتنے بچے اس قسم کے ہیں۔ جلد ہی مجھے اپنے گھر میں اس قسم کا ایک واقعہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ میری لڑکی شمیم خالدہ اور مکرم ملک شیر محمد صاحب بھوکر کی لڑکی نصیرہ بیگم ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دے رہی تھیں۔ ایک دوست تشریف لائے اور فرمایا کہ باہر سے جو صاحبان پریکٹیکل امتحان لینے کے لئے آ رہے ہیں۔ ان میں میرا ایک دوست بھی ہے۔ بچیوں کے رول نمبر دیدیں شاید وہ کچھ امداد کر سکے۔ دونوں بچیوں نے رول نمبر بتانے سے انکار کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ اگر ہم فیل ہوتے ہیں تو ہو جانے دیں ہمیں اس قسم کی امداد کی ضرورت نہیں یہ بتانا بے محل نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں بچیاں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئیں۔

اسی طرح ایک سال ایف۔اے کے امتحان میں ایک سنٹر میں میں اور ایک دوسرے میں مکرم چوہدری رشید احمد خاں صاحب ایم ایس سی ڈپٹی ڈی ای او سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ان کے سنٹر میں ایک امیر آدمی کا لڑکا امتحان دے رہا ہے۔ وہ آدمی اپنے ایک دوست کے ساتھ میرے پاس آیا اور کہا "اگر چوہدری صاحب کیمسٹری کے پرچہ میں بچے سے کچھ "چشم پوشی" کریں تو میں منہ مانگا "انعام" دوں گا۔ میں نے کہا۔ "اگر بچہ میرے سنٹر میں ہوتا تو میں خود بھی ایسا کام نہ کرتا تو چوہدری صاحب سے کس طرح کہہ سکتا ہوں؟ ان سے کسی ناجائز امداد کی قطعاً توقع نہ رکھیں" لڑکے کا باپ تو کچھ مایوس سا ہو کر یہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا کہ ان کے متعلق ہر ایک نے یہی رائے دی ہے لیکن اس کا دوست خود ہی بول اٹھا "کسی اچھی گود میں پرورش پائی ہے"

بچے کی ناجائز ضد کو کبھی پورا نہ کریں۔ اسے خود غرض اور حریص نہ بننے دیں۔ اس معاملہ میں اس کی خوشنودی کی ہرگز پروا نہ کریں۔ ضرورت ہو تو اس کی سرزنش بھی کریں۔ محض اس کی مادی ضروریات کو پورا نہ کریں۔ اخلاقیات کا بھی خیال رکھیں۔ کسی باغ کو خوب کھاد اور پانی دیں۔ لیکن قطع و برید نہ کریں تو چند سال میں وہ خوب پرورش پا جائے گا۔ لیکن باغ نہیں ہو گا۔ جنگل ہو گا۔

یہ درست ہے کہ اس سلسلہ میں بعض عوامل ایسے ہیں جن پر ہمارا کنٹرول نہیں ہے تاہم اس وجہ سے ہماری ذمہ داری کم نہیں ہو جاتی ورنہ چینی زبان کی مشہور مثل والی بات ہو گی کہ

"جب میں بہو تھی تو ساس
اچھی نہ ملی اور جب میں ساس
بنی تو بہو اچھی نہ ملی"

خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض بطرز احسن ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وقفِ عارضی میں خود کھانے کا اہتمام کرنیکی برکات

ایک واقف کے پاکیزہ تاثرات

مکرم مہر محمد حیات صاحب گذشتہ وقف عارضی کے ماتحت ایک جماعت میں دو ہفتے گزار کر آئے ہیں۔ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"خاکسار حضور کے حکم کے مطابق کھانا خود تیار کرتا ہے اور جماعت پر کسی قسم کے بار کا موجب نہیں۔ اس عمل کی برکات کا مشاہدہ اور اثر خاکسار نے جو محسوس کیا ہے۔ اسکے بیان کے لئے بیان نہیں پاتا ہوں گویا حضور نے ہم جیسے کچوں اور کمزوروں کو خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلا دیا اور یقیناً ہم ان برکتوں کو اپنے نفس میں محسوس کر رہے ہیں جو ان بزرگوں نے حاصل کیں"

احباب کرام وقف عارضی کے ذریعہ اس بابرکت طریق سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ احباب جو جلد وقف کرنا چاہیں فارم وقف دفتر سے طلب فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ پاکستان)

وقفِ عارضی کے فارم

جن ممبر و امراء صاحبان نے وقف عارضی کے فارم طلب فرمائے تھے وہ جلد پُر کر کے واپس ارسال فرمائیں اور جن احباب یا جماعتوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی وہ جلد فارم وقف عارضی طلب فرمائیں اور جلد اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔ وقف عارضی کے پہلے سال میں اب صرف چار مہینے باقی ہیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ پاکستان)

ہر احمدی بچے سے خلیفۂ وقت کا مطالبہ وقفِ جدید میں چندہ دیں
کم از کم شرح پچاس پیسے ماہوار (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فدیہ کی رقوم نظارت خدمتِ درویشاں میں بھجوائی جایا کریں

روزنامہ الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں علمائے سلسلہ کی طرف سے متعدد نوٹ شائع ہو چکے ہیں کہ احباب جماعت اس مبارک مہینہ میں روزہ کو پوری شرائط کے ساتھ رکھ کر ارشاد خداوندی کی تعمیل کریں اور اپنی روحانیت کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی سعی فرمائیں اور ایسے احباب جو کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکیں۔ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ اس عذر کو دور کرنے کے بعد اس گنتی کو پورا کریں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے کشائش رزق سے بھی نوازا ہوا ہے۔ تو اس مبارک مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں تاکہ اس مہینہ کی برکات سے بہرہ ور ہوتے رہیں اور ایسے اصحاب جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت روزہ رکھنے کی توفیق دے۔ اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں۔ تو یہ ان کے لئے دوہرے ثواب کا موجب ہوگا۔ فمن تطوع خیراً فھو خیر لہ۔

نظارت خدمت درویشاں سالہا سال سے فدیہ کی رقوم جماعت کے مستحقین میں تقسیم کرنے کی خدمت پوری ذمہ داری کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے لہٰذا ایسے بھائی اور بہنیں جنہوں نے فدیہ رمضان ادا کرنا ہے۔ وہ براہ مہربانی یہ رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر جلد تر بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ تاکہ اسی مہینہ میں ہی یہ رقوم مستحقین تک پہنچائی جا سکیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

تحریک جدید کے ہر دفتر کا مجاہد بعد میں آنیوالے دفتر کیلئے معقول تعداد میں مجاہدین بنائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے۔ اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا۔ جو دفتر دوم میں حصہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔"

منقول از الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۶ء

وکیل المال اول

درخواست دعا:- چوہدری فیض عالم صاحب جنگوی آف کراچی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بھی ایک عرصہ سے بیمار ہے دونوں کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار نیاز قطب احمد بٹ)

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب

ایسے افراد کے ناموں کی اشاعت کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں پر ہوگی

چونکہ مقامی طور پر چندہ وصول کرنے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میسر آتی ہے۔ اسلئے ۲۹ر رمضان سے پہلے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کر دئے جائیں تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو امسال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ر رمضان کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین کے نام ہوں جو اپنا چندہ سو فیصدی ادا کر چکے ہوں۔ مذکورہ ہر دو ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال فرماویں۔ امسال انشاء اللہ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں ہی اشاعت پذیر ہوگی۔

۲۹ر رمضان سے پہلے جو فہرستیں قسطوار دفتر ہذا میں موصول ہوں گی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور پیش کر دی جائیں گی۔ لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہ کی جائے گی۔ الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انسپکٹران تحریک جدید متوجہ ہوں

مغربی پاکستان کے تمام انسپکٹران تحریک جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عید الفطر مرکز میں ادا کریں اور عید کی تعطیل کے معاً بعد دفتر وکالت مال میں رپورٹ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ ہمیں اس موقع پر چٹائیاں۔ ٹوکریاں۔ پانی سے سالن نکالنے والے بڑے چمچے۔ (ڈونگے) جھاڑو وغیرہ دستر خوان۔ لالٹینیں درکار ہیں لجنات سے التماس ہے کہ وہ جو سامان بھی بھیج سکتی ہوں۔ وہ جلد از جلد دفتر میں بھجوا دیں تاکہ ضرورت پر کام آ سکے۔ دیہاتی لجنات خاص طور پر دستر خوان۔ جھاڑو اور ٹوکریاں بھجوائیں

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی رہنمائی کیلئے

آپ مرکزی رقوم کی ترسیل کے سلسلہ میں موجودہ زمانے کے بینکنگ سسٹم سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جن جگہوں پر بنک موجود ہوں وہاں سے رقم کا بذریعہ منی آرڈر بھجوانے کی بجائے بذریعہ بنک بھجوانا بہت مفید ہے اس طرح نہ صرف خرچ کم ہوگا۔ بلکہ رقم بھی ہمیں جلد مل جائے گی۔

۱۔ جن شہروں میں سلسلہ کے بنک اکاؤنٹ ہیں ان مجالس کو چاہیئے کہ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کروا کر کیش سلپ مع تفصیلی خط مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیا کریں۔

۲۔ جن جگہوں پر سلسلہ کے بنک اکاؤنٹ نہیں مگر بنک موجود ہیں ان مجالس کو چاہیئے کہ وہ چنیوٹ کے کسی بنک کے نام ڈیمانڈ ڈرافٹ مع تفصیلی خط ہمیں بھجوا دیں۔

۳۔ جس جگہ کوئی بنک نہ ہو وہاں سے رقم بذریعہ منی آرڈر بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ارسال کی جائے۔ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا پورا پتہ اور ترسیل کردہ رقم کی تفصیل ضرور لکھیں

امید ہے کہ قائدین حضرات اسپر عمل پیرا ہوں گے۔ اور ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ جلد دس (۱۰) ہدیہ ۔/۲۶ روپے علاوہ محصول ڈاک
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرسکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں ہے اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے،

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو در حقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقع مل سکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جاسکتا"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

وصیت

ضروری نوٹ:۱۔ مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر وصیت کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ اس وصیت کو جو نمبر دیا جارہا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مسل نمبر ہے وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیا جائے گا۔

۳۔ وصیت کنندہ۔ سیکرٹری صاحب مال اور سیکرٹری صاحب وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۸۰

میں محمد شریف ولد حسین بخش قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۱۹۴ ر ب۔ لاٹھیانوالہ ڈاکخانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:-

۱۔ میری زرعی اراضی ۱۳- ایکڑ ہے جو کہ چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور مغربی پاکستان میں ہے۔ مذکورہ اراضی میں سے الف۔ ۷ ایکڑ زمین اچھی حالت میں ہے اس کی قیمت اس وقت -/۱۷۵۰۰ روپے ہے۔

(ب) ۶ ایکڑ زمین سیم زدہ ہے اس کی موجودہ قیمت -/۴۲۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے یہ جائداد میری واحد ملکیت ہے جس کی کل قیمت ۲۱۷۰۰ روپے ہے (اکیس ہزار سات سو روپیہ)

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا معمول لکڑی کا کاروبار ہے جس سے قریباً پچیس روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری وصیت ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔ (دستخط اردو)

العبد:- محمد شریف ولد چوہدری حسین بخش چک ۱۹۴ ر-ب لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور۔

گواہ شد:- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا چک ۱۹۴- ر-ب ضلع لائل پور

گواہ شد:- محمد علی بقلم خود۔ ممبر یونین کونسل۔

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ملک غلام احمد صاحب ریٹائرڈ ڈاکٹر دار الفضل ڈسپنسری بصیر پور مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۶ء بوقت ۱۱ بجے رات حرکت قلب بند ہو جانے سے بصیر پور میں اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بعہدہ انچارج سول ڈسپنسری بصیر پور (ضلع ساہیوال) ۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۷ء سروس کرتے رہے اس کے بعد وفات تک وہیں کامیاب پرائیویٹ پریکٹس کرتے رہے سالہا سال سے جماعت احمدیہ بصیر پور کے پریذیڈنٹ چلے آرہے تھے۔ اور جماعت کی تنظیم و تربیت اور بیدار رکھنے میں ان کا بہت دخل تھا۔ جماعت کی تمام تحریکوں میں اخلاص اور قربانی کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ بہت خوش خلق اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ چونکہ آپ موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں مرحوم کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی شیخ برکت علی مرحوم آف راہوں (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ مکرم ملک صلاح الدین مؤلف رسالہ اصحاب احمد قادیان کے چچا تھے عمر ۶۶ سال تھی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت ملک صاحب کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ (لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہیوال)

ضروری اعلان

بل ماہ دسمبر ۱۹۶۶ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ جنوری ۱۹۶۷ء تک دفتر الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ تاریخ تک دفتر ھذا میں نہیں بھجوائیں گے۔ ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی

(مینیجر الفضل ربوہ)

عطاران مشرق (رجسٹرڈ) ربوہ

کے مایۂ ناز تحفے!

خورشید ہیئر آئل

متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے قیمت اڑھائی روپے

روغن آملہ خالص آملہ سے تیار کردہ قیمت پونے دو روپے

روغن سرسوں کچی گھانی سو فیصدی خالص قیمت ڈیڑھ روپیہ

نیز جلسہ سالانہ پر عطریات بھی حاصل کرسکیں گے

عطاران مشرق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیئے

(ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان میں تہجد کے وقت سب کی دعائیں مل کر قبولیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہیں

روزوں کے دن مبارک ہوتے ہیں، مبارک ہے وہ انسان جو ان سے فائدہ اٹھائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دنیا کی تمام گورنمنٹوں میں کچھ اس قسم کی فوجیں ہوتی ہیں کہ سارا سال کام کرتی ہیں اسی طرح مومنوں میں بھی ایک گروہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ اور گورنمنٹوں کی ایک ریزرو فوج ہوتی ہے جو سال میں ایک یا دو مہینے کام کرتی ہے اور جب جنگ کا موقع ہوتا ہے تو چونکہ ریزرو فوج کے سپاہیوں کو مشق کرائی ہوئی ہوتی ہے اس لئے ان کو فوراً بلا لیا جاتا ہے۔ چونکہ عام طور پر مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی بارہ مہینے تہجد پڑھتے ہیں۔ اس لئے رمضان میں خصوصیت سے تاکید فرما دی کہ اس مہینے میں تمام مسلمان مشق کریں۔ گو خدا تعالیٰ کا ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جو سارا سال ان باتوں میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ مشق کرو تاکہ تم مشکلات سے بچ جاؤ۔ جس گورنمنٹ کی فوج مشق کرتی رہتی ہے وہ دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی۔ اسی طرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ کے لئے ہر چیز چھوڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ شیطان کی مجال نہیں ہوتی کہ ان کو دکھ دے سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنوں میں جو جماعت بدی سے بالکل محفوظ رہتی ہے اس پر شیطان کو حملہ کرنے کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ شیطان کبھی پلید اور ناپاک دلوں پر ہی حملہ کرتا ہے۔ ایک شرابی دوسرے شرابی کو ہی شراب پینے کو کہے گا۔ اس کو یہ کبھی جرأت نہ ہوگی کہ کسی متقی کو کہے۔ تو جب تمام جماعت متقی ہوجاتی ہے تو شیطان بھی حملہ نہیں کرسکتا سو فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو شیطان کے حملوں سے بچ جاؤ گے۔ چونکہ تم میں سے ہر فرد سپاہی ہوگا۔ اور اس نے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مشق کی ہوئی ہوگی۔ اس لئے شیطان کو حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوگی یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان قوم کے تمام سپاہی تھے شیطان نے ان پر کوئی حملہ نہیں کیا لیکن جب خالی خالی رہ گئے تو اس وقت ان پر حملہ کیا گیا اور شیطان نے ان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر ان کو تباہ کر دیا۔

ایک زمانہ تو ایسا ہوتا ہے جب کہ خاص خاص لوگ خدا تعالیٰ کے حضور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل اور اس کا کرم ہے کہ اس نے ایک موقع ایسا بھی رکھ دیا جس میں سب لوگ عبادت کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو کہ ہمیشہ رات کو نہیں اٹھ سکتے۔ مثال کے طور پر بعض مزدوری پیشہ لوگ دن کو محنت کرتے ہیں اس لئے رات کو ان کے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو اجازت دی تھی کہ وہ نماز تہجد نہ پڑھا کریں مگر رمضان ایک ایسا موقع ہے جس میں سب کو اٹھنا پڑتا ہے اس لئے اس وقت جسے خدا تعالیٰ نے قبولیت کا وقت قرار دیا ہے سب کی دعائیں مل کر قبولیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہیں چنانچہ روزوں کے حکم کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ
عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔

روزوں کے دن مبارک ہوتے ہیں۔ پس مبارک ہے وہ انسان جو ان سے فائدہ اٹھائے۔"

(الفضل ۶ راگست ۱۹۱۴ء)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ۱۵ جنوری تک پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ کے توسط سے منتظم بازار کو بھجوا دیں۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف کا درج ہونا ضروری ہے۔

۱۔ دکان کے مالک کا نام
۲۔ دکان پر بیٹھنے والے کا نام
۳۔ دکان کس چیز کی ہوگی
۴۔ قیمتوں کی مکمل فہرست

(عبدالرزاق، منتظم بازار جلسہ سالانہ)

درخواستِ دعا

۱۔ میرے ہم زلف محمد عبداللہ خان صاحب آج کل بہت بیمار ہیں احباب سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرحمن دہلوی۔ دارالصدر۔ غربی۔ ربوہ)

۲۔ برادرم مجید اختر صاحب تقریباً دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ۲۰ نومبر کو دل میں شدید درد اٹھا تھا جس کی وجہ سے آپ بے ہوش ہوگئے تھے آج کل راولپنڈی کے سنٹرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین

رشید شمس الحق۔ ربوہ

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کا کم از کم ایک تہائی حصہ ادا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء تک کا عرصہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس میعاد کے اختتام میں اب صرف چار ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ وعدہ کنندگان احباب کو وعدہ کا کم از کم ایک تہائی اور زیادہ سے زیادہ جس قدر ممکن ہو ادا کرنے کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے چونکہ احباب نے فاؤنڈیشن کے وعدے اس عزم کے ساتھ پیش کئے ہیں کہ دوسرے چندوں پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس لئے امید ہے کہ دوسرے چندے فاؤنڈیشن کے وعدوں کی جلد ادائیگی پر بھی روک نہیں بنیں گے بلکہ دوست اپنے دوسرے اخراجات کو حسب ضرورت کم کر کے بھی فاؤنڈیشن کیلئے لئے گئے اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی کی کوشش فرمائیں گے۔ چونکہ اب بہت کم وقت باقی ہے، یعنی صرف چار ماہ رہ گئے ہیں اس لئے ادائیگی وعدہ کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)